Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا روزنامہ

خبر چیر

المصلح

اتوار

۱۵ صفر المظفر ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر: عبد القادر بی۔ اے

جلد ۶ | ۲۵ اخاء ۱۳۳۲ھش - ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۳ء | نمبر ۲۳۰/۱

مولوی محمد صدیق صاحب اور قریشی محمد افضل صاحب تبلیغ اسلام کی غرض سے مغربی افریقہ روانہ ہو گئے

بہت سے احباب نے بندرگاہ پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائیوں کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا

کراچی ۲۴ اکتوبر۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب اور مکرم قریشی محمد افضل صاحب تبلیغ اسلام کی غرض سے افریقہ جانے کے لئے کل شام "Britannia B" جہاز سے انگلستان روانہ ہو گئے۔ مکرم نسیم سیفی صاحب مبلغ نائیجیریا کے اہل و عیال بھی آپ کے ہمراہ اسی جہاز سے روانہ ہوئے ہیں۔ مجاہدین احمدیت کو الوداع کہنے کے لئے جماعت احمدیہ کراچی کے بہت سے احباب بندرگاہ پر آئے ہوئے تھے۔ جہاز روانہ ہونے سے قبل مبلغ سلسلہ مکرم مولوی عبد المالک خان صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور اس طرح احباب نے اپنے مجاہد بھائیوں کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب سیرالیون میں اور مکرم قریشی محمد افضل صاحب گولڈ کوسٹ میں فریضہ تبلیغ سرانجام دیں گے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو انہیں بخیر و عافیت منزل مقصود تک پہنچائے اور حصول مقصد میں کامیابی و کامرانی عطا کرے۔ آمین

پرسوں جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے مجاہدین کرام کے اعزاز میں دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں جماعت احمدیہ کراچی کی مجلس عاملہ کے ارکان اور بعض دیگر احباب بھی شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر مکرم مولوی عبد المالک خان صاحب نے ایک مختصر سی تقریر میں مجاہدین کی خدمت میں مبارکباد پیش کی کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خدمت اسلام کے مواقع سے نوازا ہے۔ اور انہیں توفیق عطا فرمائی۔ کہ وہ اسلام کے پیغام کو زمین کے کناروں تک پہنچائیں اور نور اسلام سے دنیا کے تاریک گوشوں کو منور کریں۔

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب نے احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کراچی کا شکریہ ادا کیا۔ اور درخواست کی کہ احباب انہیں اور ان تمام دیگر مبلغین کو جو دنیا کے مختلف علاقوں میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ اور انہیں نمایاں کامیابی عطا کرے۔ یہ تقریب بعدہ اجتماعی دعا کے اختتام پذیر ہوئی

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۲۲ اکتوبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

پاکستان پارلیمنٹ میں کشمیر کے باشندوں کو بھی مناسب نمائندگی ملنی چاہیئے

اردو اور بنگلہ کو عربی رسم الخط میں سرکاری زبانیں بنانے کی تجویز۔ مجلس دستور ساز کی کارروائی

(شیخ صادق حسن)

کراچی ۲۰ اکتوبر۔ آج مجلس دستور ساز میں شیخ صادق حسن نے مطالبہ کیا کہ آزاد کشمیر کو بھی پاکستان کے آئندہ دستور میں مناسب نمائندگی ملنی چاہیئے۔ آپ نے کہا یہ افسوس کا مقام ہے کہ ہم کشمیر کو نظرانداز کر رہے ہیں۔ اگر بھارت اپنی پارلیمنٹ میں مقبوضہ کشمیر کے نام نہاد نمائندوں کو شامل کر سکتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم اپنی پارلیمنٹ میں آزاد کشمیر کو نمائندگی نہ دیں۔ مشرقی بنگال کے رکن معظم حسین چوہدری نے قومی زبان کے مسئلہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے تجویز پیش کی کہ عربی کو پاکستان کی سرکاری زبان بنایا جائے تاکہ دینی اسلام کو استحکام حاصل ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایسا ہونا ممکن نہ ہو تو پھر اردو اور بنگلہ دونوں کو اس شرط کے ساتھ سرکاری زبان بنا لیا جائے کہ ان کا رسم الخط لازماً عربی ہو۔

مسٹر فضل الحق نے لیاقت علی کی رپورٹ کی مذمت کرتے ہوئے ڈھاکہ کے ایک جلسہ عام کا حوالہ دیا۔ جس میں مسلم لیگ کے سوا دیگر تمام سیاسی جماعتوں نے مذمت کی قرارداد پاس کی تھی۔

مصری برطانوی مذاکرات میں ابھی تعطل پیدا نہیں ہوا

طرفین کے نمائندے اپنی اپنی حکومتوں سے مشورہ کر رہے ہیں

قاہرہ ۲۴ اکتوبر۔ ڈان کے نامہ نگار خصوصی نے قاہرہ سے اطلاع دی ہے کہ اگرچہ علاقہ سویز کے متعلق مصر اور برطانیہ کی بات چیت میں رکاوٹ واقع ہو گئی ہے۔ تاہم طرفین اسے تعطل پر محمول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کیونکہ مذاکرات میں حصہ لینے والے نمائندے آجکل متنازعہ فیہ امور کے بارے میں اپنی اپنی حکومتوں سے مشورہ کر رہے ہیں۔ دو امور کے متعلق ابھی تک سمجھوتہ نہیں ہو سکا ہے۔ وہ فوجوں کی واپسی کے امکان اور فوجی وردی پہننے کی اجازت سے تعلق رکھتے ہیں۔ برطانیہ اس بات پر مصر ہے کہ عالمی جنگ چھڑ جانے کی صورت میں مصر کو اس امر کی اجازت دینی ہو گی۔ کہ فوجیں واپس آکر ہنگامی حالات کا مقابلہ کر سکیں۔ اس کے بالمقابل مصر صرف اس صورت میں فوجوں کو واپس آنے کی اجازت دینا چاہتا ہے۔ کہ عرب لیگ کے ممبر ممالک میں سے کسی ایک ملک پر کوئی بیرونی طاقت حملہ آور ہو کر اس علاقے میں ہنگامی حالات پیدا کر دے۔ جہاں تک انخلاء افواج کے بعد برطانیہ کے فنی ماہرین کے مقیم رہنے کا تعلق ہے۔ برطانیہ مصر ہے کہ انہیں فوجی وردی پہننے کی اجازت ہو گی۔ برخلاف اس کے مصریوں کے نزدیک فوجی وردی پہننے کی اجازت دینا اس امر کو تسلیم کرنے کے مترادف ہے کہ اڈے پر انگریزوں کا قبضہ بدستور قائم ہے۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ موجودہ صورت میں کامیابی اور ناکامی کے امکانات مساوی ہیں۔ آئندہ چند ہفتے میں حتمی طور پر معلوم ہو جائے گا۔ کہ ان غیر رسمی مذاکرات کا انجام کیا ہوتا ہے۔

لبنان شام اور اردن نے بجلی اور آبپاشی کا نظام وسیع کرنے کی امریکی سکیم مسترد کر دی

"عرب ملک کوئی ایسی سکیم منظور نہیں کریں گے جس کا مقصد یہودیوں کو فائدہ پہنچانا ہو"

عمان ۲۴ اکتوبر۔ صدر آئزن ہاور کے خاص ایلچی مسٹر ایرک جونسٹن نے آبپاشی اور بجلی کا جو منصوبہ پیش کیا تھا۔ اسے لبنان شام اور اردن نے مسترد کر دیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت یہ تجویز پیش کی گئی تھی۔ کہ یرموک اور اردن کا پانی کام میں لا کر آبپاشی کے نظام کو وسیع کیا جائے۔ اور بڑے پیمانہ پر بجلی پیدا کی جائے تاکہ عرب اور اسرائیل ان سے برابر مستفید ہو سکیں۔ لبنان کے وزیر اعظم نے کل بیروت میں اس منصوبے کو رد کرتے ہوئے اعلان کیا کہ عرب ممالک ایسی کوئی سکیم منظور نہیں کریں گے جس کا مقصد یہودیوں کو فائدہ پہنچانا ہو۔

سعودی عرب کی طرف سے ۲ لاکھ ۳۶ ہزار ڈالر کی پیشکش

ریاض ۲۴ اکتوبر۔ سعودی عرب کی حکومت نے شرق اردن کی حفاظتی فوج کے لئے ۲ لاکھ ۳۶ ہزار ڈالر کی رقم پیش کی ہے۔ عمان میں سرکاری طور پر اس خبر کی تردید کر دی گئی ہے کہ عراق اور شام کی فوجیں شرق اردن کی فوجوں کو کمک پہنچانے کی غرض سے اردن پہنچ گئی ہیں۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی طرف سے اقوام متحدہ کے مندوبین کے اعزاز میں دعوت

نیویارک ۲۴ اکتوبر۔ وزیر خارجہ پاکستان آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان اور پاکستان وفد کے دیگر ممبران نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شریک ہونے والے تمام دوسرے وفود کے اعزاز میں ایک دعوت کا اہتمام کیا جس میں ہر ایک ملک کے وفد نے شرکت کی۔

— کراچی ۲۴ اکتوبر۔ کراچی کے چیف کمشنر مسٹر ابوطالب نقوی ۲۶ اکتوبر اتوار کے روز سے تین ہفتے کی چھٹی پر جا رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ رخصت کے ایام میں ان کی جگہ کراچی کے کلکٹر مسٹر زیڈ اے ہاشمی چیف کمشنر کے طور پر کام کریں گے۔

اقوام متحدہ میں نئے ممبروں کی شمولیت کا مسئلہ

نیویارک ۲۴ اکتوبر۔ کل رات جنرل اسمبلی کی سیاسی کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ مصر ہالینڈ اور پیرو پر مشتمل ایک کمیشن مقرر کیا جائے۔ جو سلامتی کونسل کے ممبروں کے ساتھ مل کر بعض نئے ممالک کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے کے بارے میں اصول وضع کرے۔ تاکہ اس بارے میں اقوام متحدہ کے ممبر ممالک کسی (۴۴) سمجھوتے پر پہنچ سکیں۔ یہ فیصلہ کل پیرو کی پیش کردہ ایک قرارداد پر بحث کے بعد کیا گیا۔

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے انجمن پریس لارنس روڈ سے طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۲۵ ر اخاء ۱۳۳۲ ہش

طرزِ استدلال صحیح ہونا چاہیئے

کل ہم نے "سہ روزہ مقاصد" کے ایک اداریہ پر تبصرہ کرتے ہوئے عرض کیا تھا۔ کہ اسلامی دستور کی راہ میں مغرب زدہ لوگوں کے علاوہ ان لوگوں کا اپنا کردار بھی حائل ہے جو اس کے حامی ہیں۔ مقاصد کے اس اداریہ میں مغرب زدہ لوگوں کے بعض اعتراضات کے جوابات دینے کی بھی کوشش کی گئی ہے جسے پڑھ کر ہمیں افسوس ہوا کہ ان اعتراضات کے جوابات دراصل وہ نہیں جو فاضل اداریہ نویس نے دیئے ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے۔

"اسلامی قانون پر یہ اعتراض کہ وہ بربری اور وحشیانہ ہے اس کی یہ مثال کہ اس میں چور کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے کس قدر مضحکہ خیز ہے۔ ان مغربی اقوام اور ان کے مقلدوں کی طرف سے جو جنگ میں اور بغاوتیں فرو کرنے کے لئے غیر مسلح آبادیوں پر بمباری کرتی ہیں۔ اس بمباری سے معصوم بچے عورتیں اور بوڑھے اور بیمار بلا تمیز سب مرتے ہیں اور زخمی ہوتے ہیں۔ چور کا ہاتھ کاٹنا بربریت اور دہشت ہے۔ معصوموں اور بے گناہوں کو اس طرح ہلاک کرنا اور زخمی کرنا عین انسانیت اور تہذیب ہے۔ امریکہ، برطانیہ اور روس اس پر کروڑہا روپے صرف کر رہے ہیں کہ کوئی ایسا گولہ ایجاد ہو جائے کہ ایک ہی سے دشمن کی پوری قوم ہلاک ہو جائے۔ اور سارا ملک ویران ہو جائے۔ اسی کوشش میں ایٹم بم ایجاد ہوا۔ اور واقعی ہیروشیما اور ناگاساکی پر گرایا گیا۔ اور ان دونوں شہروں کے مرد، عورتیں بچے اور ہر قسم کے جانور ہلاک ہو گئے یہ تہذیب اور تمدن ہے اور چور کا ہاتھ کاٹنا وحشت اور بربریت ہے۔ اس کی بھی مثال موجود ہے کہ ان مہذب قوموں نے اپنی جنگوں میں دشمنوں پر ایسی گیسیں چھوڑیں جن سے مہلک بیماریاں پیدا ہوئیں اور آدمی زندگی بھر کے لئے اپاہج اور بے کار ہو گئے۔ یہ بھی تہذیب و تمدن ہے اور چور کا ہاتھ کاٹنا وحشت و بربریت ہے۔ ہندوستانیوں کو انگریزی عہد کا تجربہ ہے۔ سیاسی قیدیوں کو سلو پوائزن تک دیا گیا۔ جس سے ان کی صحتیں خراب ہو گئیں۔ اور دل و دماغ پر بُرا اثر پڑا۔ یہ بھی تہذیب و شائستگی تھی۔ اور چور کا ہاتھ کاٹنا وحشت و بربریت ہے۔"

کیا از روئے اسلام جائز ہے؟ یعنی اگر کوئی چیز واقعی ظلم اور بربریت ہے تو کیا اس کو محض اس لئے جائز قرار دیا جا سکتا ہے۔ کہ مغربی تہذیب میں اس سے بھی بڑھ کر ظلم اور بربریت جائز ہے۔ کیا یہ طرزِ استدلال صحیح ہے۔ کیا اس سے اسلامی تعلیم کی کوئی خوبی ظاہر ہوتی ہے؟

اس امر پر ایک دوسرے طریقے سے پھر غور کیجیئے۔ فرض کیجیئے کہ جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے ایک مغرب زدہ اعتراض کرتا ہے۔ کہ چور کو ہاتھ کاٹنے کی سزا دینا بربریت ہے۔ تو اس کا یہ جواب کہ مغربی تہذیب میں بم گرانا۔ جراثیمی گیس چھوڑنا اور اسی قسم کے دوسرے خوفناک اسلحہ استعمال کرنا یا اپنے دشمنوں کو مخفی زہر خورانی سے ہلاک کرنا یا اور اور قسم کے عذاب دینا جائز ہے۔ اس لئے اسلام میں چور کے ہاتھ کاٹنا بھی جائز ہے۔ نہ تو معقول اور نہ اسلامی طرزِ استدلال ہے۔ صحیح اسلامی طرزِ استدلال یہ ہے۔ کہ ہم اپنے اصول کی واقعی معقولیت ثابت کریں۔

پھر جو کچھ اس وقت مغربی اقوام کر رہی ہیں۔ وہ کسی اصول کی بنا پر نہیں کر رہیں، بلکہ بے اصولی کی بنا پر کر رہی ہیں۔ نہ ان کا دین اور نہ ان کی تہذیب انہیں یہ سکھاتی ہے، کہ دوسروں کو خوفناک اسلحہ سے ہلاک کرو۔ بلکہ وہ جوع الارض کے جذبہ سے مجبور ہو کر ایسا کر رہے ہیں۔ (اس لئے ان کے کردار کو اسلام کے اصولی احکام کے جواز میں پیش کرنا اسلام کی توہین نہیں تو اور کیا ہے؟ کیا مسلمان کہلانے والوں نے ظلم وستم نہیں کئے۔ کیا ہم اس کو اسلامی تعلیم کا اثر کہہ سکتے ہیں۔ ایسے استدلال کو سنکر ایک مغرب زدہ تو کہے گا۔ کہ اگر اسلام کے پاس اپنے احکام کے لئے مغربی اقوام کے ظلم وستم اور بربریت کی مثال سے بہتر کوئی وجہ جواز نہیں ہے۔ تو ہم ایسے ضعیف دین سے کیا فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ اس سے بڑھ کر مغرب زدگی اور ہے بھی کیا۔ کہ ہم اسلامی احکام کی حقانیت ثابت کرنے کے لئے مغربی لوگوں کے کردار کا سہارا تلاش کریں۔ اگر اسلام اپنے احکام کے لئے آزاد معقول وجوہات مہیا نہیں کر سکتا۔ تو یہ موجودہ عیسائیت اور ان دوسرے مردہ ادیان سے بہتر نہیں ہے۔ جو ایمان اور عقل میں تضاد کے قائل ہیں، اسلام کا تو بنیادی دعویٰ ہی یہ ہے۔ کہ اسکی بنیاد معقولیت پر ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں بار بار مخالفین کو نہ ڈانٹتا۔ کہ

افلا تعقلون

مہاجرین کی آباد کاری

کل شام ڈرگ روڈ کی مہاجر بستی میں محترمہ فاطمہ جناح نے مہاجرین کے لئے ۲۴۲ مکانات کا سنگ بنیاد رکھا۔ یہ وہ مکانات ہیں جن کے لئے مہاجرین کی آباد کاری کی انجمن خواتین نے پچھلے دنوں چندہ اور عطیہ جات اکٹھے کئے ہیں۔ ہم نے خواتین کی ان کوششوں کو پہلے بھی سراہا تھا۔ اور اب بھی بڑی خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری قابل احترام بہنوں کی یہ کوشش نہائت قابل تعریف اور لائق تحسین ہے۔ انہوں نے اپنی صلاحیتوں کا رخ ایک بہت اعلیٰ مقصد کی طرف موڑا ہے۔ اور اپنی مساعی کا آغاز ٹھوس اور قوم و ملک کے لئے مفید کارگزاری سے کیا ہے۔ ان کی اس کوشش سے یقیناً ہمارے بے خانماں مہاجر بھائیوں کو سر چھپانے کے لئے جگہ مل جائے گی۔ اور مجموعی طور پر مہاجرین کے مسئلہ کو حل کرنے میں آسانی ہو گی۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ حکومتی کوششوں کے ساتھ ساتھ اگر دوسری عوامی سرگرمیاں بھی اسی طرح صحیح تعمیری نہج پر چلتی رہیں۔ اور محض جلسے جلوس اور نعرے بازی تک محدود نہ رہیں۔ تو یقیناً ہم اس پاکستان گیر مشکل مسئلہ پر جو تمام ملک کی زندگی پر اثر انداز ہو رہا ہے بہت جلد قابو پا لیں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ مہاجرین کا مسئلہ بہت شدید نوعیت کا حامل ہے۔ اور خصوصاً دارالحکومت میں تو اس کی شدت اور بھی بڑھی ہوئی ہے۔ ہزاروں نہیں لاکھوں لوگ ابھی بے خانماں اور پریشان ہیں۔ اور پھر سر چھپانے کے لئے کوئی محفوظ جگہ نہ ہونے کی وجہ سے موسمی تغیرات کا شکار ہو کر انہیں ہر سال مختلف قسم کی مصیبتیں بھی جھیلنی پڑتی ہیں۔ محترمہ فاطمہ جناح نے اس تقریب میں فرمایا ہے کہ مہاجرین کی قوت برداشت اب جواب دے چکی ہے۔ اور اگر انہیں جلد نہ سنبھالا گیا۔ تو اس کے نہائت بُرے اثرات مملکت پر پڑیں گے۔ اور ساری قوم کو اپنی کوتاہی کا نقصان اٹھانا پڑے گا۔

ہم نے اس سے قبل بھی جب مہاجرین کے متعلق لکھا ہے تو حکومتی اور عوامی توازن کو برقرار رکھنے کے لئے ہمیشہ عوام سے کہا ہے۔ کہ وہ خود کوشش کریں اور اس مسئلہ کا حل تلاش کریں۔ اور اب بھی ہم یہی کہتے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ حکومت اس کی اصل ذمہ دار نہیں۔ اصل فرض تو حکومت کا ہے۔ عوام اگر ایسا کرتے ہیں تو یقیناً یہ ان کے حب وطن، محبت خلق اور اپنے بھائیوں کی امداد کا ایک نیک جذبہ ہے۔ اصل ذمہ داری حکومت کی ہے۔ اور جب تک وہ اس جذبہ کے ساتھ نہ سوچے گی کہ عوام کی امداد سے بے نیاز ہو کر اسے حل کرے۔ اس وقت تک وہ اپنی اصل ذمہ داری کو بھی ادا کرنے کے قابل نہیں ہو سکے گی۔

افسوس ہے کہ اس وقت تک حکومت نے کم از کم کلیۃً اس انداز سے اس طرف توجہ نہیں کی۔ اور نتیجہ آخر وہی ڈھاک کے تین پات۔ بیانات ہر طرف سے دیئے جاتے ہیں سکیمیں پیش کی جاتی ہیں۔ جذبات کو اچھالا اور بھڑکایا بھی جاتا ہے۔ لیکن مہاجرین کی تکالیف اور پریشانی بدستور رہے۔

ضرورت ہے کہ حکومت کے لوگ خیالی دنیا سے نکل کر واقعاتی دنیا میں آئیں اور اپنی آنکھوں سے مہاجرین کی حالت زار کا اندازہ کر کے فوری طور پر اس کے لئے ٹھوس کام کریں۔ ہماری خواتین نے ۲۴۲ مکانات کی بنیاد رکھ دی ہے۔ اگر حکومت بھی تھوڑے اخراجات کے ساتھ مہاجرین کے لئے ایسے مکانات کا انتظام کر دے۔ تو یقیناً یہ مسئلہ جلد ختم ہو سکتا ہے۔ بے شک اس وقت ہمیں ضرورت نہیں کہ یہ مکانات امریکی اور یورپی طرز کے ہوں۔ سوال اس وقت صرف مہاجرین کے سر چھپانے کا ہے۔ بعد میں مزید سہولتوں کے لئے بھی سوچا جا سکتا ہے۔ فی الحال اگر انہیں عارضی مکانات ہی بنوا کر دے دیئے جائیں۔ تو کم از کم وہ سردی گرمی اور بارش وغیرہ کی مصیبت سے تو بے فکر ہو کر کچھ کام کر سکیں گے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے کراچی میں ۲۱ اگست کو اپنے خطبہ جمعہ میں مہاجرین کی آباد کاری کے لئے یہی ارشاد فرمایا تھا، اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس کے سوا فوری طور پر اس مسئلہ کے معقول حل کی کوئی اور صورت ہے بھی نہیں۔ اندازہ ہے کہ اس وقت دس لاکھ مہاجر ایسے ہوں گے جنہیں مکانوں کی ضرورت ہے۔ گویا خاندانوں کی اوسط آبادی کے اعتبار سے ان کے لئے دو لاکھ مکانات درکار ہیں۔ اور ایسا مکان جس میں انسان کی کم از کم ضروریات پوری ہو سکیں۔ اور مہاجرین خود بھی جس کی تعمیر میں مزدوری مدد کریں، وہ اندازاً چار سو روپیہ کی لاگت سے تیار ہو سکے گا۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ ہم آٹھ کروڑ روپیہ میں تمام ایسے مہاجرین کے لئے ایسے مکانات مہیا کر سکتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری حکومت جس کا بجٹ ڈیڑھ ارب کے قریب ہے۔ وہ فوری طور پر اس قدر رقم قرض بھی لے سکتی ہے۔ اسی طرح عوام بھی اس میں شریک ہو سکتے ہیں۔ پس اگر اس قدر رقم سے حکومت فوری طور پر

(باقی دیکھیں صفحہ ۲)

ہم نے اپنے آپ کو دوسرے مسلمانوں سے نہیں کاٹا

مگر اختلافی امور سے کبھی انکار بھی نہیں کیا

از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ربوہ

اخبار المصلح کراچی مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۵۲ء میں میرا ایک مضمون زیر عنوان "کیا ہم نے اپنے آپ کو دوسرے مسلمانوں سے کاٹ رکھا ہے؟" شائع ہوا تھا جس میں میں نے اپنے ایک ابتدائی رسالہ کلمۃ الفصل (مصنفہ ۱۹۱۵ء) کے ایک پرانے حوالے کی تشریح کرتے ہوئے بیان کیا تھا کہ ہمارے خلاف جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم نے اپنے آپ کو دوسرے مسلمانوں سے از خود کاٹ رکھا ہے یہ ہرگز درست نہیں۔ کیونکہ بعض معتقدات میں اختلاف کے باوجود (اور اختلاف مسلمانوں کے ۷۲ فرقوں میں سے کم و بیش ہر فرقہ میں پایا جاتا ہے) ہم امت محمدیہ میں شامل ہونے کے لحاظ سے دوسرے مسلمانوں کے ساتھ ہیں۔ اور اسی شریعت پر عامل اور اسی شریعت کے پابند ہیں۔ جو قرآن مجید کی صورت میں ہمارے آقا (فداہ نفسی) صلے اللہ علیہ وسلم پر آج سے چودہ سو سال پہلے نازل ہوئی تھی۔ اور ہم نے ہر اس معاملہ میں جو قومی اور ملی رنگ میں کسی نہ کسی صورت میں مسلمانوں پر اثر انداز ہوتا تھا اور ہوتا ہے ہمیشہ مسلمانوں کا ساتھ دیا ہے۔ اور ان کی بے لوث خدمت کو اپنا فرض منصبی جانا ہے۔ اور بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی جانب سے تبلیغ اسلام کی خدمت مزید برآں ہے۔ جس کے لئے ہمارے قریباً ایک سو مبلغ خدا کے فضل سے ہر غیر مسلم ملک میں اعلائے کلمۃ اللہ کی خدمت میں شب و روز مصروف ہیں۔ مگر باوجود اس کے ہم نے کبھی اختلافی امور سے انکار نہیں کیا۔ اور نہ اب کرتے ہیں۔ اور نہ ہم نے کبھی اپنے آپکو ملی رنگ میں دوسرے مسلمانوں سے کاٹ کر کوئی علیحدہ امت قرار دیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

میرے اس مضمون پر لاہور کے ایک غیر احمدی ایم۔ اے سٹوڈنٹ (نام ظاہر کرنا مناسب نہیں) کی طرف سے مجھے ایک خط پہونچا تھا کہ جب ہم نے نماز کی اقتدا اور رشتہ ناطہ وغیرہ کے معاملہ میں اپنے آپ کو دوسرے مسلمانوں سے کاٹ رکھا ہے۔ تو پھر ہم کس طرح یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ہم نے آپ کو دوسرے مسلمانوں سے نہیں کاٹا؟ اور اس نوجوان نے خواہش ظاہر کی تھی کہ ان کے خط کا جواب خط کے ذریعہ نہیں بلکہ اخبار کے ذریعہ دیا جائے۔ لیکن میں نے موجودہ ملکی حالات میں اخبار کے ذریعہ جواب دینے کو پسند نہ کرتے ہوئے اس بات سے معذرت ظاہر کی۔ اور خط کے ذریعہ جواب بھجوا دیا۔ مگر چونکہ کئی دن گزر جانے کے باوجود مجھے اس نوجوان کی طرف سے خط پہونچنے کی اطلاع نہیں ملی۔ اور مجھے شبہ ہے کہ شائد انہیں میرا خط نہ پہونچا ہو۔ لہٰذا بصورت مجبوری اپنا وہ خط جو ان کے نام بھجوایا گیا تھا ذیل میں شائع کرا رہا ہوں۔ تا اگر وہ ڈاک کے ذریعہ نہیں پہونچا۔ تو کم از کم اس عزیز کی خواہش کے مطابق اخبار کے ذریعہ ہی پہونچ جائے۔ وانما الاعمال بالنیات واللہ المستعان فی کل حال

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۰/۱/۵۳ء

عزیزم مکرم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط محررہ ۸/۹/۵۲ موصول ہوا تھا۔ مجھے افسوس ہے کہ طبیعت کی علالت اور عدم یکسوئی کی وجہ سے جلد جواب نہیں دے سکا۔ امید ہے آپ اس کا خیال نہیں فرمائیں گے۔ مجھے اس خیال سے خوشی ہوئی کہ آپ بھی اس کالج میں تعلیم پاتے ہیں جس کا میں اولڈ بوائے ہوں۔

آپ نے میرے مضمون شائع شدہ اخبار المصلح بتاریخ ۳/۹/۵۲ (زیر عنوان "کیا ہم نے اپنے آپ کو دوسرے مسلمانوں سے کاٹ رکھا ہے؟") کے متعلق یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ جب یہ ایک حقیقت ہے کہ ہم نے نماز اور رشتہ ناطہ وغیرہ کے معاملہ میں اپنے آپ کو دوسرے مسلمانوں سے واقعی کاٹ رکھا ہے۔ تو ہم کس طرح دعوےٰ کر سکتے ہیں کہ ہم نے دوسروں سے اپنے آپ کو نہیں کاٹا؟ اور آپ نے خواہش ظاہر کی ہے کہ میں آپ کے اس اعتراض کا اخبار کے ذریعہ جواب دوں۔

عزیز من! یہ تو انصاف نہیں ہے کہ آپ تو پرائیویٹ خط لکھیں اور میں پبلک میں جواب دوں۔ علاوہ ازیں آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ملک کا موجودہ ماحول جماعت احمدیہ کے خلاف اس قدر مسموم ہے کہ ہماری ہر معصوم اور سیدھی بات بھی فتنہ کی بنیاد بن جاتی ہے۔ اور یہ مناسب نہیں کہ موجودہ نازک وقت میں ملک کے اندر کسی قسم کا انتشار پیدا ہو۔ اس لئے آپ کی خواہش کے خلاف خط کے ذریعہ یہ مختصر جواب ارسال کر رہا ہوں۔ البتہ اگر آپ کا اصرار ہوا تو یہ جواب اخبار میں بھی شائع کر دیا جائے گا۔ وانما الاعمال بالنیات۔

اصل امر زیر بحث کے متعلق اگر آپ غور فرمائیں تو میرے اور آپ کے اختلاف کا نچوڑ اس مختصر سی بات میں آ جاتا ہے کہ میں جماعت احمدیہ اور دوسرے مسلمانوں کے اتحادی امور (Points of agreement) پر زور دے رہا ہوں۔ اور آپ اختلافی امور (Points of difference) پر نظر رکھتے ہیں۔ عزیز من اس بات سے کس نے انکار کیا ہے۔ کہ ہم میں اور دوسرے مسلمانوں میں بعض امور میں اختلاف ہے۔ حتیٰ کہ میرا موجودہ مضمون جو آپ کے زیر اعتراض ہے اس میں بھی میں نے ہر فرقہ کی مخصوص "چار دیواری" کا فلسفہ بیان کیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ "چار دیواری" بہرحال بعض امور میں اختلاف کی متقاضی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ہم نے یہ اعتقادات قرآن و حدیث سے باہر جا کر ان کی تعلیمات سے انحراف کر کے قائم کئے ہیں یا کہ ہم نے قرآن و حدیث سے ہی استدلال کیا ہے؟ اگر ہمارا استدلال قرآن و حدیث پر مبنی ہے تو آپ ہمیں غلطی خوردہ تو کہہ سکتے ہیں مگر اسلام کا دشمن قرار نہیں دے سکتے اور نہ ہمیں مسلمانوں سے کٹ جانے والا قرار دے سکتے ہیں۔

ہم نے اس بات سے کبھی انکار نہیں کیا کہ ہم دوسرے مسلمانوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ یا یہ کہ ہم اپنی لڑکیاں ان کے نکاح میں دینا درست نہیں سمجھتے۔ وغیرہ ذالک۔ لیکن خدا کے لئے آپ غور کریں کہ کیا یہی تفریق کم و بیش دوسرے مسلمان فرقوں میں قائم نہیں ہے؟ کیا آپ کے ہاں عید اور جمعہ کی نماز سب فرقے ایک امام کے پیچھے پڑھتے ہیں؟ کیا عید کے موقعہ پر شاہی مسجد اور منٹو پارک اور دیگر مساجد کے نظارے آپ بھول گئے۔ کہ جہاں ہر فرقہ اپنی اپنی جداگانہ نماز ادا کرتا ہے۔؟ پھر کیا آپ کو یہ بات یاد نہیں کہ سنی حضرات شیعہ حضرات کو رشتہ نہیں دیتے اور شیعہ حضرات سنی حضرات کو رشتہ نہیں دیتے؟ صرف فرق یہ ہے کہ ہم ایک زندہ اور فعال مذہبی جماعت ہونے کی وجہ سے اپنے سب معاملات میں مذہبی پہلو کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ اور ان امور میں جماعت کی نگرانی رکھتے ہیں۔ مگر باقی فرقے مذہب سے دور جا کر اور دین سے غافل ہو کر دل میں تو ان باتوں کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ مگر عملاً ان باتوں میں زیادہ سخت نگرانی نہیں کرتے۔ اور سہل انگاری سے کام لیتے ہیں۔ اسکے سوا کوئی فرق نہیں۔ پھر مسلمانوں کے مختلف فرقوں کا ایک دوسرے کو کافر قرار دینا بھی ایک معروف اور کھلی ہوئی حقیقت ہے جسے مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے۔

اصل بات یہی ہے کہ میں نے یہ مضمون جس پر آپکو اعتراض پیدا ہوا ہے۔ امور اتحاد کو سامنے رکھ کر لکھا ہے۔ اور آپ اپنے خط میں امور اختلاف پر زور دے رہے ہیں۔ میں امور اختلاف سے ہرگز انکاری نہیں۔ مگر سچ فرمایئے کہ کیا ہمارے درمیان عقیدہ اور عمل کے لحاظ سے امور اتحاد زیادہ ہیں یا کہ امور اختلاف؟ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر آپ دیانت داری کے ساتھ خالی الذہن ہو کر اس بات پر غور کریں گے تو آپ کا نور ضمیر آپ کو بتائے گا۔ کہ امور اتحاد کی اتنی کثرت ہے۔ کہ ان کے مقابلہ پر امور اختلاف تعداد کے لحاظ سے شائد ایک یا دو فیصدی بھی زیادہ نہیں ہوں گے۔

آپ نے لکھا ہے کہ جماعت احمدیہ دوسرے مسلمانوں کے پیچھے نمازیں پڑھنا منع کرتی ہے اور یہ کہ نمازیں غیر مسلموں کے پیچھے ہی منع ہیں۔ اسی طرح آپ نے لکھا ہے کہ جماعت احمدیہ دوسرے مسلمانوں کو رشتہ میں لڑکی دینا درست خیال نہیں کرتی۔ اور یہ کہ یہی صورت غیر مسلموں کے ساتھ ہے۔ آپکی اس دلیل میں بھی وہی غلط فہمی (Fallacy) ہے جو میں نے اوپر عرض کی ہے۔ کہ آپ صرف اختلافی امور پر نظر رکھ رہے ہیں۔ اور میں نے اپنے اس مضمون میں اتحادی امور پر زور دیا ہے۔ آپ غور کریں کہ اگر ہماری نمازوں کی قیادت جدا ہے۔ (یاد رہے کہ نماز کے معاملہ میں صرف قیادت ہی جدا ہے نماز ہرگز جدا نہیں) اور اگر رشتوں ناطوں میں جزوی علیحدگی ہے۔ تو کیا دوسری طرف ہم توحید کے قائل نہیں؟ کیا ہم خدا کے رسولوں کو نہیں مانتے؟ کیا ہم خدائی کتابوں پر ایمان نہیں لاتے؟ کیا ہم یوم آخر اور تقدیر خیر و شر کے منکر ہیں؟ کیا ہم سرور کائنات فخر موجودات سید الاولین و الآخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) کی رسالت اور قرآنی شریعت پر عقیدہ نہیں رکھتے؟ پھر کیا ہم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے انکاری ہیں؟ حاشا وکلا ثم حاشا وکلا کہ ایسا نہیں اور ہرگز ایسا نہیں۔ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دلی یقین اور کامل بصیرت کے ساتھ خاتم النبیین مانتے ہیں۔ ولعنۃ اللہ علی من کذب۔

پھر عمل کے میدان میں غور کیجیے کہ کیا ہم قرآن و حدیث کے ہزاروں احکام میں سے کسی ایک حکم کے بھی منکر ہیں؟ نماز۔ روزہ۔ حج زکوٰۃ۔ نکاح۔ طلاق۔ لین دین۔ بیع و شرا۔ معاہدات۔ تدبیر منزل۔ اصول حکومت وغیرہ وغیرہ سینکڑوں میدان ہیں۔ اور ہر میدان سے تعلق رکھنے والے ہزاروں احکام ہیں۔ کیا ان میں سے ہم نے کبھی کسی ایک حکم کا بھی انکار کیا ہے؟ پس جب ہزاروں باتوں میں اتحاد کی صورت موجود ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہم دونوں کی شریعت ایک ہے۔ یعنی قرآن مجید جس کے متعلق ہمارے امام نے فرمایا ہے۔ کہ:-

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

تو پھر ہزاروں امور اتحاد کو نظر انداز کر کے چند اختلافی امور کی بناء پر ہمیں مطعون کرنا کہ ہم اسلام سے خارج ہو گئے ہیں۔ اور ہم نے اپنے آپ کو دوسرے مسلمانوں سے کاٹ رکھا ہے۔ کہاں کا انصاف ہے؟

پھر کیا آپ کو یہ معلوم نہیں۔ کہ ان اختلافی امور میں بھی ہر معاملہ میں پہل بلا استثناء دوسرے مسلمانوں کی طرف سے ہوئی ہے۔ ہم یہ بات تاریخی ریکارڈ سے قطعی طور پر ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ ہمیں کافر اور ضال قرار دینے میں دوسرے مسلمانوں نے پہل کی۔ ہماری نیابت میں نماز ادا کرنے کو حرام قرار دینے میں دوسرے مسلمانوں نے پہل کی۔ ہم سے رشتہ ناطہ کے تعلقات قطع کرنے میں دوسرے مسلمانوں نے پہل کی۔ جنازوں کے معاملہ میں دوسرے مسلمانوں نے پہل کی۔ حتیٰ کہ بعض صورتوں میں احمدیوں کو دوسرے مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن تک نہیں ہونے دیا۔ بلکہ آپ حیران ہوں گے۔ کہ بعض صورتوں میں دفن شدہ احمدیوں کی لاشوں کو قبروں سے باہر نکال کر پھینک دیا گیا۔ یہ سب باتیں ہماری طرف سے کچھ کہے جانے سے بہت عرصہ پہلے ہمارے متعلق روا رکھی گئیں۔ اور ہمارے خلاف ان ذہر افشاں فتاویٰ کا بار بار اعلان کر کے ملک میں گویا ایک آگ لگا دی گئی۔ مگر اس سارے عرصہ میں ہمارے امام نے اس کے سوا کچھ نہیں کہا۔ کہ:-

کافر و ملحد و دجّال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غم ملت میں رکھایا ہم نے
گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

اور دوسری جگہ فرمایا:-

اے دل تو نیز خاطر ایناں نگاہ دار
کاخر کنند دعوئے حب پیمبرم

(یعنی اے دل تو اب بھی دوسرے مسلمانوں کے متعلق نیک خیال رکھ۔ کیونکہ خواہ کچھ ہو وہ میرے رسول صلعم کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں")

پس خدا جانتا ہے کہ ہم سراسر مظلوم ہیں لیکن مظلوم ہونے کے باوجود ہم نے اخوتِ اسلامی کے ماتحت ہر میدان میں دوسرے مسلمانوں کی ہمدردی اور خیر خواہی کو اپنا اصول ٹھہرا رکھا ہے۔ اور ہماری گذشتہ تاریخ ہمارے اس دعویٰ پر ایک زبردست گواہ ہے۔ مگر غضب یہ ہے۔ کہ اگر اس ظلم کے بوجھ کے نیچے ہمارے منہ سے کبھی کوئی آہ نکل جاتی ہے۔ تو اس آہ کو بھی ہمارے خلاف پراپیگنڈا کا ذریعہ بنا لیا جاتا ہے۔ کہ دیکھو دوڑیو۔ غضب ہو گیا۔ کہ یہ مٹھی بھر لوگ ہم میں رہتے ہوئے ہمارے مقابل پر آہ بھرنے کی جرأت کرتے ہیں!! کیا یہ وہ رواداری ہے۔ جو اسلام سکھاتا ہے؟ کیا یہ وہ مذہبی آزادی ہے جس کی ہمارے آقا سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تعلیم دی ہے؟ ہمیں جانے دیجیے لیکن دیکھیے کہ دنیا کیا کہے گی۔ ہاں وہی دنیا جس کی آنکھیں اس وقت خداداد مملکت پاکستان پر لگی ہوئی ہیں۔ کہ یہ نوزائیدہ حکومت انصاف اور آزادی اور مساوات اور مذہبی رواداری کا کیا نمونہ دکھاتی ہے۔

باقی رہا تبلیغ کا سوال سو اسلام نے **لا اکراہ فی الدین** (یعنی دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر نہیں ہونا چاہیئے) کا زریں اصول بیان کر کے اس بحث کا ہمیشہ کے لئے فیصلہ کر دیا ہے۔ اور وہ یہ کہ جس فرد یا فریق کے نزدیک کوئی بات اچھی ہو۔ اور وہ اسے دنیا کے لئے مفید سمجھتا ہو۔ تو وہ بے شک اسے امن اور محبت کے طریق پر دوسروں تک پہنچائے۔ مگر وہ دوسروں کو مجبور نہیں کر سکتا۔ کہ وہ اس کی بات ضرور مانیں بلکہ ماننا نہ ماننا دوسروں کی تسلی پر موقوف ہے۔ اس نظریہ کے ماتحت آپ بڑی خوشی سے مجھے اپنی بات سنائیں۔ میں یقیناً شوق اور توجہ کے ساتھ سنوں گا۔ اور اسی طرح آپ کو میری معروضات سننے کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔ کیونکہ دنیا میں علمی تحقیق اور علمی ترقی کا یہی واحد ذریعہ ہے کہ ایک دوسرے کی باتیں سن کر غور کیا جائے۔ اور اسی کے پیش نظر ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ **اختلاف امتی رحمۃ** (یعنی میری امت کا اختلاف جو نیک نیتی پر مبنی ہو رحمت کا ذریعہ ہے)

بس اس سے زیادہ میں اس وقت آپ کے خط کے جواب میں کچھ عرض نہیں کروں گا۔ ہاں اگر آپ نے کسی امر میں مزید توضیح چاہی۔ تو بندہ حاضر ہے۔ اور یہ بھی میں عرض کر چکا ہوں۔ کہ اگر آپ کی طرف سے یہ اصرار ہوا۔ کہ یہ جواب ضرور اخبار میں شائع کرایا جائے۔ تو اس سے بھی انکار نہیں ہوگا۔ کیونکہ آں راکہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک۔

بالآخر صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ امید ہے۔ کہ آں عزیز میری اس مختصر تحریر پر صاف دلی کے ساتھ غور کریں گے۔ کہ یہی صاف دلی دین و دنیا میں فلاح و کامیابی کی کلید ہے۔

نوٹ:۔ امر زیر نظر کے متعلق اصل جواب تو ختم ہو گیا۔ لیکن اس تعلق میں ایک مزید بات یہ بھی ضرور یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ جماعت احمدیہ اور دوسرے مسلمانوں کے اختلافات کا مرکزی نقطہ نماز کی اقتداء اور رشتہ ناطہ وغیرہ کا سوال ہرگز نہیں۔ بلکہ اصل امر صرف اور صرف حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا دعویٰ ماموریت ہے۔ اگر ہمارے سلسلہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی درحقیقی خدا کی طرف سے مامور ہیں۔ اور خدا نے ہی انہیں اس زمانہ میں مسیح موعود بنا کر اور نائب رسول کا خلعت پہنا کر احیاء دین اور خدمت اسلام کے لئے مبعوث کیا تھا۔ تو باقی باتیں خود بخود حل ہو جاتی ہیں۔ اور کسی مزید بحث کی گنجائش نہیں رہتی۔ لہٰذا عقلمندی کا تقاضا یہی ہے۔ کہ جڑھ کو پکڑا جائے۔ نہ کہ شاخوں میں الجھا جائے۔ شاخوں میں الجھنے والے کبھی ہدایت نہیں پاتے۔ کیونکہ شاخیں سینکڑوں ہزاروں ہوتی ہیں اور شاخوں کا معائنہ کرتے کرتے انسان کی محدود عمر ختم ہو جاتی ہے۔ اور اصولاً بھی یہ طریق کسی طرح درست نہیں۔ کہ بحث کے مرکزی نقطہ کو ترک کر کے ادھر ادھر کی باتوں میں وقت ضائع کیا جائے۔ ھذا اخر التحقیق فافھم وتدبر ولاتکن من الممترین فقط والسلام

خاکسار خادم ملت مرزا بشیر احمد ۱۰/۱/۵۳

امتحان برائے مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

ماہ جولائی ۱۹۵۳ء میں شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے تحت فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ خدام کے علمی معیار کو بلند کرنے نیز قرآن کریم پر غور کرنے اور سلسلہ کے لٹریچر کا مطالعہ کا شوق پیدا کرنے کے لئے ایک نصاب مقرر کیا جائے۔ جس کا امتحان اکتوبر سال رواں میں لیا جائے۔ چنانچہ قرآن کریم پارہ اول با ترجمہ۔ کشتی نوحؑ۔ اور نماز با ترجمہ کا سیلیبس مقرر کر کے تمام خدام کو عموماً اسکی تیاری کرنے کی تلقین کی جاتی رہی۔ خدام کراچی کی اطلاع کے لئے اب اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امتحان انشاء اللہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۳ء بروز اتوار لیا جائیگا۔ پرچہ جو خدا کے فضل سے دلچسپ ہے۔ چھپ چکا ہے۔ اور زعمائے حلقہ جات کو تقسیم کر دیا گیا ہے۔ تا ہر خادم تک پہنچایا جا سکے۔ چونکہ یہ امتحان ہر خادم کے لئے لازمی ہے۔ لہٰذا انتظام ایسا کیا گیا ہے۔ کہ پرچہ ہر خادم کے گھر پر پہنچ جائے اور گھروں پر سے ہی واپس جمع کر لیا جائے۔ تاہم اگر کسی خادم کو کسی وجہ سے پرچہ اتوار کی صبح تک نہ ملے تو ایسے خدام زعیم حلقہ کی طرف متوجہ ہوں۔ پرچہ کے حل کرنے کا وقت و دیگر ضروری ہدایات شامل پرچہ ہیں۔ امید ہے کہ زعماء بھی یہ تسلی کر لیں گے۔ کہ کوئی خادم بلا شمولیت امتحان نہ رہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

درخواست ہائے دعاء

(۱) شیخ محمد حنیف صاحب اوورسیر ہیڈ ورکس پلہ بہاول پور آج کل شدید بیمار ہیں۔ وہ احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (۲) عزیز عبدالکریم پسر محمد اسماعیل صاحب گلے کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (عبدالکریم ضلع گوجرانوالہ) (۳) میری بھابی اہلیہ السلام بعمر ۷۰ سال کو کھیلتے ہوئے چوٹ آگئی۔ اور ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ احباب درد دل سے دعائے صحت فرمائیں۔ نیز میری چھوٹی ہمشیرہ بھی بیمار ہے۔ اس کے لئے بھی احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (سید رشید ارشد کھاریاں حال کراچی) (۴) میرا لڑکا عزیز منیر احمد چند یوم سے بہت بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (شیخ فیروز الدین اوکاڑہ) (۵) میری اہلیہ کو درد گردہ و درد قولنج کے شدید حملہ سے تکلیف پھر بڑھ گئی ہے۔ کمزوری از حد ہو گئی ہے۔ سب دوست دعا کریں۔ خاکسار محمد سعید کریانہ مرچنٹ غلہ منڈی جہلم شہر۔

دعائے مغفرت بروز جمعہ بعد نماز مغرب اس عاجز کی نوجوان دختر ٹائیفائیڈ کے شدید حملہ سے بقضائے الٰہی فوت ہو گئی ہے۔ ہم صرف تین احمدیوں نے نماز جنازہ پڑھی اس لئے احباب سے جنازہ غائب پڑھنے کی درخواست ہے۔ (سردار فیض اللہ خاں احمدی از رکھ مور جھنگی ضلع ڈیرہ غازیخاں)

بقیہ لیڈر صفحہ ۲ سے آگے

ایسا کر دے۔ تو یقیناً ہماری روز روز کی مشکلات ختم ہو سکتی ہیں۔ مہاجرین کی آبادکاری محض اپنے بے خانماں بھائیوں کی تکالیف کو حل کرنے کا ہی جذباتی مسئلہ نہیں ہے۔ اس سے ملک اور قوم کی ترقی وابستہ ہے۔ اگر آج ہم اس مسئلہ کو حل کر لیں۔ تو یقیناً ملک کا ایک بہت بڑا فعال حصہ انفرادی اور اجتماعی ترقی کی دوڑ میں پوری طرح حصہ لے سکتا ہے۔ اور اپنے وجود کو بجائے بوجھ بننے کے قوم کے لئے رحمت ثابت کر سکتا ہے۔ لیکن اگر ہم اس کو اس وقت حل نہ کریں۔ تو ہر سال یہ مسئلہ لٹکتا چلا جائے گا۔ اور ہر دفعہ مہاجرین پریشان اور تباہ ہوتے رہیں گے اور ممکن ہے۔ کہ حکومت کو وقتی طور پر ان کی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے مختلف اوقات میں آٹھ یا دس کروڑ سے بھی زائد رقم خرچ کرنی پڑے۔ اور مسئلہ پھر بھی وہیں کا وہیں رہے۔

دنیا کو حکمت سکھانے والا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

از میجر ڈاکٹر چوہدری محمد شاہنواز خاں صاحب

طہارت کا پر حکمت طریق

یوں تو سب لوگ کسی نہ کسی طریق سے طہارت کرتے ہیں کوئی پانی سے کوئی مٹی کے ڈھیلے سے اور کوئی مغربی تہذیب کا دلدادہ صرف کاغذ کو ہی کافی سمجھتا ہے۔ مگر میری غرض اس وقت طہارت کے بہترین طریق پر بحث نہیں۔ بلکہ ایک علمی نکتہ کی طرف توجہ دلانا ہے۔ جس کو بڑے بڑے ڈاکٹروں نے بھی بیان نہیں کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ طہارت کرتے وقت مٹی کے ڈھیلے یا ہاتھ کی حرکت آگے سے پیچھے کی طرف ہو۔ اور ڈھیلے یا ہاتھ کو پیچھے سے آگے کی طرف نہ لاؤ۔ اور نہ ہی ایک ڈھیلہ دوبارہ استعمال کرو۔ بظاہر یہ معمولی بات معلوم ہوتی ہے۔ مگر اس میں ایک عجیب حکمت اور فائدہ مدنظر ہے۔ اور وہ یہ کہ پیچھے سے سامنے کو اگر حرکت کی جائے۔ تو اس طرح پاخانہ کے ذرات خاص سوراخوں پر لگ جانے کا احتمال ہے۔ اور یہ بات علم الجراثیم کی تحقیقاتوں سے ثابت ہوئی ہے۔ کہ پاخانہ میں ایک جرثوم ہوتا ہے۔ جس کا نام بیسی لس کولائی ہے۔ وہ اگر خاص سوراخوں میں چلا جائے۔ تو سوزش پیدا کر دیتا ہے۔

توجہ دلانے کا طریق

پھر فرمایا کسی کو متوجہ کرنا ہو تو سبحان اللہ کہو۔ یہ بھی ظاہر کرتا ہے۔ کہ انسان کی کوئی حرکت بے فائدہ اور بے معنی نہیں ہونی چاہیئے۔ یوں متوجہ کرنے کے لئے تالی یا اور کوئی مہمل آواز بھی کافی تھی۔ مگر اس نبی عربی کا عشق الٰہی دیکھو۔ کہ اس موقعہ پر بھی یہ خدا ہی کا نام لیتا ہے۔ پھر سبحان اللہ یا تو کسی کو اس کی غلطی پر آگاہ کرنے کے لئے ہوگا۔ جس کا یہ مطلب ہوگا کہ غلطی سے پاک صرف اللہ تعالےٰ ہی ہے۔ انسان ہمارا خطا ہے یا کسی کی صفت حسن اور خوبی کو دیکھ کر سبحان اللہ کہا جائے گا۔ اس صورت میں اس کلام سے مقصود یہ ہوگا۔ کہ حقیقی حسن۔ حقیقی خوبی اور کامل صفات کا مالک اللہ تعالےٰ ہی ہے۔

جمائی لینا

فرمایا۔ مجلس میں اگر کسی کو جمائی آئے تو لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھے قبل اس کے کہ میں اس کی حکمت بتاؤں دیکھنا ہے کہ جمائی کیوں آتی ہے۔ اور لا حول کس موقعہ پر پڑھا جاتا ہے۔ واضح ہو کہ جمائی کا باعث بعض سستی اور کسل پیدا کرنے والے مادے ہیں۔ جب وہ خون میں مل جائیں۔ تو وہ فعل تنفس کو سست کر دیتے ہیں۔ جس سے خون میں آکسیجن کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ایک لمبی سانس لی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نیند کا وقت ہو تو جمائی

(۳۲) زیادہ آتی ہے۔ لا حول عموماً شیطانی خیالات اور وساوس کو دور کرنے کے لئے پڑھا جاتا ہے چونکہ جمائی پیدا کرنے والے اسباب بھی بعض سستی اور غفلت پیدا کرنے والے مادے یا خیالات ہیں اس لئے ان کو نکال دینے اور ان کے اثر سے محفوظ رہنے کے لئے لا حول پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ تنہائی میں دوسرے کے خیالات کا بہت اثر ہے۔ انسان کی قوت متاثرہ اگر بڑھی ہوئی ہو۔ تو وہ جمائی کا اثر فوراً قبول کر لیتا ہے۔ اسی واسطے مجلس میں اگر ایک آدمی جمائی لے۔ تو کئی لینے لگ جاتے ہیں۔ گویا یہ متعدی فعل ہے۔ پس مجلس میں سستی غفلت اور کسل پیدا کرنے والے خیالات سے محفوظ رہنے اور انہیں ضعف پیدا کرنے والے مضر مادوں سے بچنے کے لئے۔ لا حول پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اس بات کا ثبوت کہ جمائی فعل تنفس کی کمی کو دور کرنے کے لئے آتی ہے۔ یہ ہے کہ جب جمائی آنے لگے۔ تو اگر فوراً ایک گہرا سانس لے لیا جائے تو جمائی رک جاتی ہے۔

چھینک آنا

فرمایا۔ مجلس میں کسی کو چھینک آئے تو الحمد للہ پڑھے چھینک کا باعث بھی پھیپھڑوں میں بعض مضر مادے جمع ہو جاتا ہے۔ جن کو نکال دینے کے لئے ہوا زور سے باہر آتی ہے۔ گویا چھینک کے ذریعہ سے انسان بعض مضر مادوں سے نجات حاصل کرتا ہے۔ الحمد للہ دو موقعہ پر بولا جا سکتا ہے۔ یا تو کسی کا نقص دیکھ کر یا کسی خوبی پر شکریہ کے لئے۔ پس دونوں طرح الحمد للہ کہنا اس موقعہ پر مناسب ہے۔ اوّل یہ کہ مجلس میں چھینکنا ایک نقص ہے۔ پس الحمد للہ پڑھو اس لئے کہ عیب اور نقص سے پاک صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ دوسرے الحمد للہ اس لئے پڑھے گا۔ کہ خدا نے مضر مادوں سے اسے نجات دی۔ گویا یہ بطور شکریہ کے ہوگا۔ پس دونوں طرح الحمد للہ کا پڑھنا حکمت سے خالی نہیں

تمدن کے متعلق احکام

نامحرم عورت سے مصافحہ کی ممانعت

اس کی حکمت عیاں ہے۔ عورت کی قوت متاثرہ کم ہوتی ہے۔ ہاتھ خیالات کے اظہار کا ذریعہ اور اثر ڈالنے کا آلہ ہے۔ پس مصافحہ کے ذریعہ چونکہ مرد کے برے خیالات عورت تک منتقل ہونے کا احتمال تھا۔ جس سے بدی پیدا ہوتی۔ اس لئے غیر محرم عورت سے مصافحہ کو آپؐ نے منع کر دیا اوائل میں جب تمدن ادنیٰ تھا۔ اور قوت بیانیہ ابتدائی حالت میں تھی۔ اور انسان اپنے خیالات اور محبت کا اظہار زبان سے بخوبی نہ کر سکتا تھا اس وقت تصویری زبان میں (مصافحہ سے) تعلق اور محبت کا اظہار کرنے کی ضرورت تھی۔ اب جبکہ قوت بیانیہ بہت بڑھ گئی ہے۔ اس ابتدائی طریق کی ضرورت نہیں رہی۔ کیونکہ انسان جذبات خیالات اور محبت کا اظہار زبان سے بخوبی کر سکتا ہے۔

غض بصر کا حکم

فرمایا جب نامحرم سے ملو تو اپنی آنکھ نیچی رکھو گویا اس حکم سے مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا کی جڑ کو کاٹ دیا ہے۔ اسلام اور دیگر مذاہب میں ایک یہ بھی بہت بڑا فرق ہے۔ کہ دیگر مذاہب نے بدی منبع نہیں بتایا۔ مگر اسلام نے نہ صرف یہ حکم دیا ہے۔ کہ بدی نہ کرو بلکہ یہ بھی بتایا ہے۔ کہ بدی پیدا کس طرح ہوتی ہے۔ یعنی بدی کے منبع کا علم دیا ہے۔ غض بصر سے نہ صرف انسان بدنظری وغیرہ سے بچ جاتا ہے۔ بلکہ یہ جسمانی لحاظ سے بھی مفید ہے۔ نامحرم عورتوں کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے والوں کو۔ عموماً دل کی دھڑکن۔ اختلاج قلب۔ ضعف نظارت اور ضعف باہ وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ ان کے لئے یہ نسخہ آزمانے کے قابل ہے۔ اس کے علاوہ انسان کی عصبی طاقت کو محفوظ کرنے اور اس کی قوت مؤثرہ (توجہ) کو بڑھانے کا بھی یہ ایک ذریعہ ہے۔

تعدد ازدواج کا مسئلہ

عورت اگر دائم المرض۔ مجنون یا عقیم ہو جائے تو اس صورت میں مرد کے لئے۔ یہی ایک مطابق عقل اور پر حکمت صورت ہے۔ کہ وہ دوسری بیوی کرے۔ کیونکہ اگر اس کو مجبور کیا جائے۔ کہ وہ اسی بیوی کے ساتھ دن کاٹے۔ تو یہ مرد کے قویٰ پر ظلم ہے۔ اور سوسائٹی اور قوم کو بھی اس کی بدکاری اور اولاد نہ ہونے سے نقصان ہے۔ اگر پہلی بیوی کو چھوڑ دیا جائے۔ تو یہ عورت پر ظلم ہے۔ کیونکہ جب اس کے حسن و جمال کا زمانہ گذر گیا۔ تو اب اس کا دوسرا کون بوجھ اٹھائے گا۔ پس احسن یہی ہے کہ مرد کو دوسری بیوی کی اجازت دیکر سوسائٹی کا ایک مفید ممبر بنایا جائے۔

تجرد کے نقصان

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو شادی کرنے کی ترغیب دی ہے۔ اور تجرد یا رہبانیت کو ناپسند فرمایا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مجرد زندگی میں۔ کئی جسمانی اور اخلاقی نقائص لاحق ہو جاتے ہیں۔ پس یہ بھی متمدن ممالک پر حضور کا ایک احسان ہے۔ سرکاری رپورٹوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جنون جرائم کبیرہ۔ قتل۔ خودکشی وغیرہ کے مرتکب زیادہ تر مجرد لوگ ہی ہوتے ہیں۔

غذا کے متعلق احکام

قرآن کریم نے اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے۔ کہ غذا کا انسان کے جسم اور اخلاق کے ساتھ گہرا تعلق ہے جس قسم کی غذا انسان کھائے ایسا ہی اثر اس کے جسم اور روح پر پڑے گا۔ اس اصل کے ماتحت فرمایا۔ مردار۔ خون۔ مسفوح اور خنزیر کا گوشت مت کھاؤ شراب نہ پیو۔ اور باقی سب طیب چیزیں تمہارے لئے حلال ہیں۔ یہ سب احکام بیشمار حکمتوں پر مبنی ہیں۔ مختصراً عرض ہے کہ مردار کے اندر خطرناک زہر ہوتے ہیں۔ جن کو کے ڈاویرک ٹومین کہتے ہیں۔ اور جو فوراً ہلاکت کا موجب ہو سکتے ہیں۔ خون مسفوح میں بھی جسم کے فضلات اور سمیات ہوتے ہیں۔ خنزیر کا گوشت کھانے سے انسان میں شہوت اور تہور کا مادہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس جانور میں جماع کی خواہش اور غضب کا مادہ زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ غلیظ جانور ہے نیز اس میں ایک ایسا اخلاقی نقص ہے۔ جو دنیا کے کسی حیوان میں ڈھونڈنے سے نہیں ملتا۔ یعنی نر سے میل کرتا ہے۔ پس اس جانور کا گوشت کھانے والوں کی اخلاقی حالت کا اندازہ اس جانور کی عادات سے بخوبی لگ سکتا ہے۔ شراب کی مضرت کو اب دنیا مان رہی ہے . . . .

یورپ کے ہسپتالوں میں تقریباً . . . ہو رہی ہے۔ کیونکہ ان کو معلوم ہو گیا ہے۔ کہ اس کا ضرر اس کے نفع سے زیادہ ہے قربان جاؤں اس ہستی کے جس نے آج سے . . . چودہ سو سال قبل وحی الٰہی سے یہی فرمایا اثمھما اکبر من نفعھما۔

متفرق احکام

کتے کے زہر کو دور کرنا

کتا اگر برتن چاٹ جائے۔ تو اس کو مٹی سے مل کر دھونا۔ پروفیسر کاخ جو جرمنی کے مشہور پیتھالوجسٹ ہیں۔ ان کو اس بات کا شوق تھا۔ کہ حدیث کے اس فرمان کی حکمت معلوم کریں۔ چنانچہ انہوں نے معلوم کیا کہ مٹی میں۔ نوشادر وغیرہ کی قسم کے سالٹ ہوتے ہیں۔ جو کتے کے زہر کے لئے تریاق ہیں۔ پس اس حدیث کو پڑھ کر ان کو یقین ہو گیا کہ یہ کلام خدا کے برگزیدہ ہی کا کلام ہے۔

ذبیحہ کی فضیلت

حلال کرتے وقت جانور کی گردن تن سے جدا کرنا منع فرمایا۔ اس میں یہ حکمت تھی کہ حرام مغز کے دماغ سے الگ ہو جانے سے قلب اور پھیپھڑوں کو ضعف ہو جاتا ہے۔ جس سے خون پوری طرح جسم سے خارج نہیں ہو سکتا۔ پس جھٹکا اور مشین وغیرہ سے جانور کی گردن کاٹنے کا نقص واضح ہے۔

ہر چیز کا جوڑا

پھر قرآن کریم نے بتایا کہ ہر چیز کا جوڑا ہے ومن کل شیئٍ خلقنا زوجین۔ آپؐ نے اس سے علمی دنیا پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ اور لوگوں کو اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ صحیفہ فطرت کی طرف توجہ کریں۔ پھر فرمایا کہ ہر چیز کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ نور کا بھی اور اندھیرے کا بھی۔ یعنی مضر چیزوں کا بھی۔ اس سے بتایا کہ دنیا کی ہر چیز کی پیدائش کی غرض نیک ہے اور ہر چیز انسان کے لئے مفید ہے۔ مگر انسان اپنی غلطی سے نقصان اٹھاتا ہے۔ اسی طرح پر زہر۔ ادویہ۔ سانپ۔ اور دیگر موذی جانوروں کے فوائد کی طرف توجہ دلائی

مذہب اور سائنس

پھر دنیا کی علمی ترقی کے متعلق آپؐ کا یہ بھی احسان ہے۔ کہ آپؐ نے خدا تعالیٰ کے فعل سائنس کو مذہب میں شامل کیا ہے اور بتایا ہے۔ کہ مذہب اور سائنس میں تضاد نہیں ہے۔ لوگوں کو قانون قدرت اور صحیفہ فطرت کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔ اور مذہب اور سائنس کے درمیان صلح کرا کے دنیا سے وہم کو دور کیا ہے اور ہر بات کی علمی بنیاد تلاش کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر کے لئے
چندہ دینا ایک صدقہ جاریہ ہے

مسجد کو روحانی و تنظیمی لحاظ سے اسلام میں بہت بڑا اور اہم مقام حاصل ہے۔ بیرونی ممالک میں جس جس جگہ ہماری مساجد قائم ہو چکی ہیں، سو وہاں جماعتیں بفضلہ تعالیٰ سرعت کے ساتھ پھیلتی نظر آ رہی ہیں لیکن بعض ممالک مثلاً سپین۔ ہالینڈ جرمنی سوئٹزرلینڈ وغیرہ میں ابھی تک ہمارے مبلغین اجتماعات کے لئے کرایہ وغیرہ پر جگہ کا انتظام کرتے ہیں۔ ان امور کے پیش نظر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سر دست فوری طور پر امریکہ۔ سپین۔ ہالینڈ سوئٹزرلینڈ اور جرمنی میں مساجد کے قیام کی سکیم ہے۔ امریکہ میں جیسا کہ احباب کو علم ہے ایک نہایت موزوں مکان خرید ا جا چکا ہے اور اب اسے مسجد کی شکل دی جانے کی ہے۔ ہالینڈ میں مسجد کے لئے زمین خریدی جا چکی ہے اور عنقریب عمارت شروع ہونے والی ہے۔ ان مساجد کی تعمیر کے لئے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نہایت سہل اور آسان سکیم مجلس شوریٰ ۱۹۵۲ء کے موقعہ پر اعلان فرمائی تھی۔ جس پر ہر دوست بغیر کسی بوجھ کے برداشت کرنے کے عمل کر سکتا ہے۔ احباب اس کے مطابق رقوم باقاعدہ بھجواتے رہیں۔ تو نہ صرف یہ سنتے رہنے والے جا سکتے ہیں۔ بلکہ نئی مساجد کی تعمیر بھی جلد شروع ہو سکتی ہے جماعت کی مالی حالت کے پیش نظر اس مد میں کم از کم آٹھ ہزار روپے کی ماہوار آمد ہونی چاہیئے۔ جو اس وقت دو ہزار روپے ماہوار ہے۔ سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ کا منشاء ہے کہ اس غرض کے لئے بڑی بڑی جماعتوں میں الگ سیکرٹری مقرر کئے جائیں۔ تا وہ دوستوں سے حسب شرح رقوم وصول کرتے رہیں۔ ذیل میں دوستوں کی دوبارہ یاددہانی کے لئے ان مطالبات کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے جو اس ضمن میں ہر طبقہ سے حضور نے فرمائے۔ جملہ عہدیداران کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس کے مطابق ہر دوست سے ہر ماہ چندہ وصول کرتے رہیں نیز دوستوں سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنی سالانہ ترقی کے موقعہ پر، مختلف خوشی کی تقاریب پر، فصل کی آمد سے، ٹھیکے کے منافعہ سے حسب شرح رقوم خود بخود سیکرٹری مال کے حوالے کر دیا کریں۔ تا اللہ تعالیٰ اسی کو ان کے کاروبار کی ترقی کا ذریعہ بنا دے

(۱) ملازمین احباب کو ہر سال جو پہلی سالانہ ترقی ملے وہ مساجد کی تعمیر کے لئے دی جائے۔ اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو۔ تو پہلی تنخواہ ملنے پر اس کا دسواں حصہ مساجد فنڈ کے لئے دیا جائے

(۲) زمیندار احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو۔ وہ ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے اور جن کے پاس اس سے زائد زمین ہو وہ دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے مساجد فنڈ میں چندہ دیں۔

(۳) مزارع جن کے پاس دس ایکڑ سے کم مزروعہ ہو۔ وہ پیسہ فی ایکڑ کے حساب سے اور اس سے زائد مزروعہ والے ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے رقم ادا کریں۔

(۴) بڑے بڑے تاجر مثلاً منڈیوں کے آڑھتی۔ کمپنیوں والے کارخانے والے ٹھیکیدار وغیرہ ہر مہینے کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافعہ مساجد فنڈ میں ادا فرمائیں چھوٹے تاجران ہر ہفتے کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافعہ مساجد فنڈ میں دیں۔

(۵) مستری۔ لوہار۔ مزدور دوست ہر مہینے کے پہلے دن کی مزدوری یا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی مزدوری کا دسواں حصہ مساجد فنڈ میں ادا کریں۔

(۶) وکلاء ڈاکٹر۔ پیشہ ور صاحبان گذشتہ سال کی آمد مقرر کر لیں اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال ان کی آمد میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ وہ مسجد فنڈ میں ادا کر دیا کریں۔ علاوہ سالانہ آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ دینے کے وہ بجٹ کے سال کے پہلے مہینے یعنی ماہ مئی کی آمد کا پانچ فی صدی مساجد فنڈ میں ادا کریں۔

(۷) کنٹریکٹر صاحبان اس سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافع ہو اس میں سے ایک فی صدی ادا کریں۔

(۸) مختلف خوشی کی تقاریب پر مثلاً نکاح پر۔ شادی پر۔ بیٹے کی پیدائش پر۔ مکان کی تعمیر پر۔ یا امتحان پاس ہونے پر کچھ نہ کچھ رقم ضرور دی جائے۔

(وکیل المال ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

شیخ محمد حنیف صاحب۔ ولد شیخ محمد اسمٰعیل صاحب فیروز پوری کا موجودہ ایڈریس درکار ہے جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں یا اگر خود وہ یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں

(نظارت بیت المال ربوہ)

پاکستان کا نام "اسلامی جمہوریہ پاکستان" ہوگا لیگ اسمبلی پارٹی کا فیصلہ

کراچی ۲۳ اکتوبر۔ پاکستان دستوریہ کی مسلم لیگ پارٹی نے پاکستان کو نئے آئین میں "اسلامی جمہوریہ پاکستان" کا نام دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ آج صبح اپنے اجلاس میں پارٹی نے یہ فیصلہ کیا۔ متفقہ طور پر ممبروں نے پاکستان کو اسلامی جمہوریہ کا نام دینے کی حمایت کی۔ اس فیصلے کی رو سے اب پاکستان کا مذہب اسلام قرار دیا جائے گا۔ اس مسئلہ پر کل تک کوئی فیصلہ ہو جانے کی توقع ہے۔ مسٹر ایم۔ ایچ گذدر نے مملکت کا نام مذہب اسلام قرار دینے کی جو تجویز پیش کی تھی وہ ایک سب کمیٹی کے سپرد کر دی گئی تھی۔ اس سب کمیٹی کے فیصلے کے مطابق اب کل تک مذہب کا فیصلہ بھی ہو جائے گا۔ لیکن ممبروں نے مملکت کا جو نیا نام تجویز کیا ہے۔ اسکی بنا پر بھی مملکت کا مذہب متعین ہو جاتا ہے۔

تمام بھارتی راجے اور نواب نہرو کے خلاف متحدہ محاذ بنائیں گے

نئی دہلی ۲۳ اکتوبر۔ پنڈت نہرو نے بھارتی راجوں۔ مہاراجوں اور نوابوں سے اپیل کی تھی۔ کہ وہ اپنے وظائف کی رقوم میں رضاکارانہ کمی کر لیں۔ اس پر یہ لوگ تیار نہیں ہیں۔ اور خیال یہ ہے۔ کہ یہ سب نظام دکن کی قیادت میں متحدہ محاذ قائم کریں گے۔ نظام دکن نے پنڈت نہرو کو جو جواب دیا ہے۔ اس میں کہا ہے۔ کہ اگر مجھے اس اپیل کا پہلے خیال ہوتا۔ تو میں حکومت ہند کے قرضوں وغیرہ میں ۳۵ کروڑ کی رقم نہ لگاتا۔ جس کا برائے نام سود ملے گا۔ حالانکہ یہ رقم کہیں اور لگائی جاتی۔ تو ۶ فی صد سود ملتا۔ نظام نے لکھا ہے۔ کہ مجھے ایک کروڑ سالانہ وظیفہ ملتا ہے۔ مگر اس میں ہزاروں آدمی پلتے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ پنڈت نہرو کی اپیل کے بعد نظام کے مالی مشیر مسٹر تارا پور والا نے بھارت کی ریاستوں کا دورہ کیا تھا۔ اور ریاستی حکمرانوں سے اس سلسلے میں بات چیت کی۔ دوسرے حکمرانوں نے ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا مگر ان کے ترجمانوں نے اپنے بیانات میں پنڈت نہرو کی اس اپیل پر نکتہ چینی کی ہے۔ عام خیال یہ ہے۔ کہ تمام ریاستی حکمران نظام کی سرکردگی میں حکومت ہند کے خلاف متحدہ محاذ بنائیں گے۔

جنوبی افریقہ میں بھارتی و پاکستانی باشندے
پاک نمائندے مسٹر چھتاری کی تقریر

نیویارک ۲۳ اکتوبر۔ پاکستان نے کل دوسری بار ۶۰ اقوام کی سیاسی کمیٹی کی عام بحث میں مداخلت کی۔ جنوبی افریقہ میں بھارتی اور پاکستانی باشندوں سے امتیازی سلوک پر پاک نمائندے مسٹر ایم۔ اے۔ ایس چھتاری نے کہا۔ کہ میں نے اس سے پہلے اسی سلسلے میں جو بیانات دیئے تھے۔ شاید ان کا مفہوم سمجھا نہیں گیا ہے۔ در اصل ہماری خواہشات کی بنیاد پر جنوبی افریقہ کا معاملہ طے نہیں ہو سکتا۔ بلکہ واقعات کی بنیاد پر اس کا تصفیہ ہو سکے گا۔ ہماری حکومت ان سے متعلقہ مسائل پر آزادانہ بات چیت کرنا چاہتی ہے۔ اس لئے ایک گول میز کانفرنس منعقد کر لی جائے۔ پاکستان کا مقصد صرف یہ ہے۔ کہ جنوبی افریقہ میں پاکستانیوں اور بھارتیوں کو اس ملک کے دیگر شہریوں کے برابر حقوق ملیں۔ جن کے دینے سے آج تک انکار کیا جا رہا ہے۔

دنیا میں امریکہ کا گیارہ ارب ڈالر سرمایہ لگا ہوا ہے

واشنگٹن ۲۳ اکتوبر۔ مشرق قریب افریقہ ایشیا اور بحر الکاہل کے جزیروں میں امریکہ نے جو سرمایہ لگایا ہے، ۱۹۵۰ء میں اسکی کل مقدار ایک ارب ۳۰ کروڑ ڈالر تھی۔ ۱۹۴۳ء میں اس سرمایہ کی مقدار صرف ۵۰ کروڑ ڈالر تھی۔ ۱۹۵۰ء میں ساری دنیا میں گیارہ ارب ۷۰ کروڑ امریکی سرمایہ لگا ہوا تھا۔ عرب ملکوں میں زیادہ تر سرمایہ تیل میں لگا ہوا ہے۔ ۱۹۴۳ء سے ۱۹۵۰ء تک کے عرصہ میں اس سرمایہ کی مقدار ۷ کروڑ ڈالر سے بڑھ کر ۶۸ کروڑ تک پہنچ گئی۔

عالمی اسکوائش چیمپین کیلئے عطیہ

کراچی ۲۳ اکتوبر۔ حکومت پاکستان کی وزارت تعلیم نے کھیلوں کی ہمت افزائی کرنے کی پالیسی کے تحت عالمی اسکوائش چیمپین مسٹر ہاشم خاں کو ۸۰۰۰ روپے کی رقم کا عطیہ دیا ہے۔ تاکہ وہ اس سال برطانیہ میں اپنے اس خطاب کو برقرار رکھنے کے قابل ہو سکیں۔ یہ عطیہ جو گذشتہ سال ۵ ہزار روپیہ تھا۔ اب اس لئے بڑھا کر ۸ ہزار روپے کر دیا گیا ہے۔ کہ مسٹر ہاشم خاں کے چھوٹے بھائی مسٹر اعظم خاں بھی بین الاقوامی مقابلوں میں حصہ لے سکیں۔ اور مسٹر ہاشم خاں کے ریٹائر ہونے کی صورت میں پاکستان کے لئے چیمپین شپ برقرار رکھنے کی جد و جہد کریں۔

"نیویارک ہیرلڈ ٹریبیون" کا مباحثہ

کراچی ۲۳ اکتوبر۔ حکومت پاکستان نے "نیویارک ہیرلڈ ٹریبیون" کے مباحثہ کی دعوت پر چٹاگانگ کالج مشرقی پاکستان کے ایک طالب علم مسٹر رسول نظام کو مباحثہ میں شرکت کرنے کے لئے منتخب کیا ہے۔ توقع ہے کہ یہ طالب علم اس سال دسمبر کے آخری ہفتہ میں نیویارک روانہ ہوگا۔ "نیویارک ہیرلڈ ٹریبیون" کی جانب سے یہ مباحثے ۱۷ سترہ اٹھارہ سال کی عمر کے لڑکوں کے لئے ہر سال منعقد کئے جاتے ہیں۔ اور ان کا مقصد بین الاقوامی مفاہمت میں اضافہ کرنا ہے۔ پان امریکن ایرویز مندوبین کی آمد و رفت کا مفت انتظام کرتا ہے۔ امریکہ میں امریکی طلباء کے گھروں میں ان کے ساتھ مہمانوں کا سا برتاؤ کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ امریکی طلباء کے ساتھ کلاسوں میں شرکت کرتے ہیں۔ اور اس پروگرام میں حصہ

کشمیر کی جنگ میں قید ہونے والے پاکستانی اور بھارتی فوجیوں کا تبادلہ کیا جائیگا

کراچی ۲۳ر اکتوبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ کشمیر کی جنگ کے دوران قید ہو جانے والے فوجیوں کا تبادلہ کرنے کا فیصلہ بھارت اور پاکستان کی حکومتوں نے کرلیا ہے۔ پتہ چلا ہے۔ کہ دونوں حکومتوں کے نمائندوں کی ایک کانفرنس جلد ہونے والی ہے۔ جس میں ان قیدیوں سے رضاکارانہ طور پر یہ بیان لیا جائے گا۔ کہ وہ تبادلہ پسند کریں گے یا نہیں۔ کانفرنس کی جگہ اور تاریخ کا تعین جلد کیا جائیگا۔ اس کانفرنس میں بھارت اور پاکستان کے علاوہ اقوام متحدہ کے نمائندے بھی شریک ہوں گے۔ قیدیوں کے رضاکارانہ بیانات کے بعد تبادلہ عمل میں آئے گا۔ دونوں ممالک کے تقریباً ۱۵۰ فوجی قیدیوں کا اس طرح تبادلہ عمل میں آئیگا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ بھارت و پاکستان کے تیس قیدی تبادلہ نہیں چاہتے۔ ان کے متعلق یہ فیصلہ ہوا ہے۔ کہ ان کو رہا کردیا جائیگا۔ اور وہ ان ممالک میں قیام کر سکیں گے۔ جن میں اب وہ قید ہیں۔ اس کے لئے انہیں یہ بیان دینا ہوگا۔ کہ وہ اپنی مرضی سے ان ممالک میں قیام کر رہے ہیں۔

ابن سعود کی علالت پر ملکہ برطانیہ کا پیغام

لندن ۲۳ر اکتوبر۔ ملکہ الزبتھ نے ایک ذاتی پیغام میں ابن سعود کی علالت پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اس پیغام میں کہا ہے۔ کہ میں آپ کی صحت کی خواہشمند ہوں۔ پیرس میں سفارت خانہ سعودی عرب سے یہ اعلان ہوا ہے۔ کہ ابن سعود اب قطعی طور پر تندرست ہیں۔ اور طائف میں مقیم ہیں۔

ساری دنیا اقوام متحدہ سے امیدیں لگائے ہوئے ہے

قاہرہ ۲۳ر اکتوبر۔ صدر محمد نجیب نے اقوام متحدہ کے منشور کے اصولوں کو نہایت اعلیٰ قرار دیا ہے۔ اور تمام مہذب قوموں پر جو امن کے ساتھ رہنا چاہتی ہیں۔ زور دیا ہے۔ کہ وہ ان اصولوں کی سختی سے پابندی کریں۔ محمد نجیب نے ان خیالات کا اظہار اقوام متحدہ کی آٹھویں سالگرہ کے موقع پر اپنے پیغام میں کیا۔ ایک اور بیان میں مصر کے وزیر خارجہ محمود فوزی نے اس جذبہ اور گرمجوشی کی تعریف کی۔ جو اقوام متحدہ کے عہدہ داروں نے عالمی امن کو ترقی دینے کی کوششوں میں ظاہر کی ہے۔ صدر نجیب نے اپنے بیان میں یہ بھی کہا۔ کہ اس زمانہ میں ہماری نظریں بڑی بڑی امیدوں [illegible]

شاہ فیصل طاقتور فوج کے خواہاں ہیں

بغداد ۲۳ر اکتوبر۔ شاہ فیصل نے عراقی فوج کے افسروں کے ایک گروہ سے کہا۔ کہ وہ فوج کو مستحکم بنانے اور اس کا معیار بلند کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنے کا عزم رکھتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ فوج کی موسم خزاں کی مشقوں سے مطمئن ہیں۔ جبکہ مسلح فوج کی سب یونٹوں نے شمالی عراق میں حصہ لیا تھا۔ اس سال کی مشقیں سب سے بڑی تھیں۔ ان میں شاہ فیصل ولی عہد امیر عبد اللہ اور سب عرب اور غیر ملکی فوجوں کے مبصرین نے شرکت کی تھی۔

شیخ عبد اللہ کامیاب ہو جاتے تو پاکستان اور ایشیا کی سلامتی خطرے میں پڑ جاتی

نئی دہلی ۲۳ر اکتوبر۔ مقبوضہ کشمیر کی نام نہاد اسمبلی کے صدر غلام محمد صادق نے آج ایجنسی فرانس کے نمائندے کو ایک خاص ملاقات میں بتایا کہ مقبوضہ کشمیر کی حکومت کے پاس اس کا ثبوت موجود ہے۔ کہ کشمیر کے معاملات میں غیر ملکی طاقتوں نے مداخلت کی ہے۔ صادق نے کہا کہ ایک امریکن نے کشمیر کے معاملات میں مداخلت کر رہے ہیں۔ صادق نے کہا کہ بھارت اور مقبوضہ کشمیر کے نام نہاد الحاق کی توثیق کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ صادق نے کہا کہ خان عبد الغفار خان اور شیخ عبد اللہ دونوں کی نظر بندی کے حالات مختلف ہیں۔ خان عبد الغفار خان نے پاکستان کی وفاداری کا حلف اٹھایا تھا۔ مگر شیخ عبد اللہ نے دستور ساز اسمبلی کے سامنے جو اعلانات کئے۔ وہ ان سے پھر گئے۔ صادق نے کہا۔ کہ اگر شیخ عبد اللہ کامیاب ہو جاتے۔ تو نہ صرف کشمیر بلکہ بھارت پاکستان اور سارے ایشیا کی سلامتی خطرے میں پڑ جاتی۔

حیدرآباد دکن بھارت کا دارالحکومت بنے گا؟

نئی دہلی ۲۳ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بھارتی حکومت حیدرآباد دکن کو دوسرا دارالحکومت بنانے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں مزید اطلاع ملی ہے۔ کہ مستقبل قریب میں بھارت کے سپریم کورٹ کو حیدرآباد دکن منتقل کر دیا جائیگا۔ نیز اس کے علاوہ بھارت کے دیگر اہم محکمے بھی حیدرآباد میں منتقل کر دیئے جائیں گے۔

بہاولپور کے سابق وزیر مال محمد افضل لغاری کو تین سال کیلئے مسلم لیگ سے نکالنے کا فیصلہ

بہاولپور ۲۳ر اکتوبر۔ آج یہاں بہاولپور مسلم لیگ کا ایک جلسہ ہوا جس میں ایک سب کمیٹی کی اس رپورٹ کو منظور کر لیا گیا۔ کہ ریاست کے سابق وزیر مال سردار محمد افضل لغاری کو تین سال کے لئے مسلم لیگ سے نکال دیا جائے۔ مجلس عاملہ نے آئین کے متعلق محمد علی فارمولہ کا خیر مقدم کیا۔ اور آئینی تعطل دور کرنے پر وزیر اعظم محمد علی کو مبارکباد پیش کی۔ مجلس عاملہ نے مسٹر محمد علی کو صدر پاکستان مسلم لیگ منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کی۔ اور انہیں اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

پاکستان مشرق وسطیٰ کے دفاع میں شامل ہو گیا

لندن ۲۳ر اکتوبر۔ اخبار بلٹز بمبئی نے جو پاکستان کے خلاف پروپیگنڈا کرنے میں پیش پیش ہے۔ آج اپنے صفحہ اول پر یہ خبر شائع کی ہے۔ کہ گو پاکستان کے حکام اور افسران برابر انکار کر رہے ہیں مگر واقعہ یہ ہے۔ کہ پاکستان مشرق وسطیٰ کے دفاعی معاہدہ میں شامل ہو گیا ہے۔ اور ایک خفیہ معاہدہ ہو گیا ہے۔ جس کے ذریعہ امریکہ کے فوجی اڈے بنائے جائیں گے جن کا نشانہ بھارت بنے گا۔ ادھر حکومت ہند اس صورت حال کو بڑی سنجیدگی اور پریشانی سے دیکھ رہی ہے۔ تجویز یہ ہے۔ کہ ایسے فوجی اڈے بنائے جائیں کہ بھارت کسی قسم کی مخالفت کرنے کے قابل نہ رہے۔ پاکستان کو فوجی طور پر بہت زیادہ طاقتور بنا دیا جائے گا۔ مشرقی بنگال کی طرف سے خاص طور سے توجہ دی جائیگی۔

پاکستان کے سیکرٹریوں سے کیسی کی ملاقات

کراچی ۲۳ر اکتوبر۔ آسٹریلیا کے وزیر خارجہ مسٹر کیسی نے جو کراچی کے مختصر دورے پر آئے ہوئے ہیں۔ آج صبح حکومت پاکستان کے سیکرٹریوں سے ملاقات کی۔ یہ ملاقات تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہی۔

لندن ۲۳ر اکتوبر۔ مسٹر چرچل کا بینہ کے ایک وزیر لارڈ چرول نے جو برطانیہ کے پے ماسٹر جنرل اور ایٹمی معاملات پر چرچل کے مشیر ہیں۔ برطانوی کابینہ سے مستعفی ہونے کے بعد آکسفورڈ یونیورسٹی میں پروفیسر مقرر ہونگے۔

لندن ۲۳ر اکتوبر۔ آج ایوان عام نے ۲۵۶ کے مقابلہ میں ۲۹۴ ووٹوں کی کثرت سے برطانیہ کی آنا میں حکومت برطانیہ کے حالیہ اقدام کی حمایت کر دی۔ اس طرح پارلیمنٹ نے چرچل حکومت پر اعتماد کا اظہار کر دیا ہے۔

ریڈیو پاکستان سے چودھری محمد ظفر اللہ خاں کی تقریر نشر کی جائے گی

کراچی ۲۴ر اکتوبر۔ آج شب سوا سات بجے یوم اقوام متحدہ کے سلسلے میں چودھری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان کی ایک اردو تقریر کا ریکارڈ ریڈیو پاکستان کے تمام سٹیشنوں سے نشر کیا جائے گا۔

مولانا مسعودی کو بھارتی پارلیمنٹ سے بھی نکال دیا جائے گا

نئی دہلی ۲۳ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مقبوضہ کشمیر میں کچھ اور سیاسی ردوبدل ہونے کا امکان ہے۔ مولانا محمد سعید مسعودی کو جنہیں حال ہی میں نیشنل کانفرنس کے جنرل سیکرٹری کے عہدے سے الگ کر دیا گیا ہے بھارت پارلیمنٹ کی رکنیت سے محروم کر دیا جائے گا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ مقبوضہ کشمیر کی حکومت بھارت پارلیمنٹ میں اپنے تین نمائندے نامزد کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ موجودہ نمائندوں کی [illegible]

نئے آئین کے تحت ہندو بھی پاکستان کا وزیر اعظم بن سکتا ہے صدر صرف مسلمان ہوگا

کراچی ۲۳ر اکتوبر۔ دستور ساز اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے آج مسٹر رونیت نے کہا۔ کہ مجوزہ آئین میں صدر مملکت کے اختیارات اتنے کم ہیں۔ کہ اس عہدے کے لئے اشتہار دینا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ مجوزہ آئین کی رو سے وزیر اعظم ہندو بن سکے گا۔ لیکن صدر مملکت مسلمان ہوگا۔ انہوں نے ہائیکورٹ کے جج کے ریٹائر ہونے کے لئے ۶۰ سال اور فیڈرل کورٹ کے جج کے ریٹائر ہونے کے لئے ۶۵ سال کی عمر کی قید کو غلط قرار دیا۔ اور کہا۔ کہ اس کا یہ مطلب ہوگا کہ پچاس سال کی عمر میں جو جج ہائیکورٹ میں نہ رہ سکے گا وہ فیڈرل کورٹ میں آسکے گا۔ یہ تو ایسا ہی ہوا جیسے کہ ایک شخص کو جسے نائب تحصیلدار کے عہدے کے لئے ناموزوں قرار دیا تھا۔ جب انٹرویو میں جانا پڑا۔ تو ایک ممبر نے کہا۔ کہ یہ نائب تحصیلدار کے عہدے کے لئے موزوں نہیں ہے۔ تو دوسرے ممبروں نے کہا۔ کہ اس کو تحصیلدار بنا دو۔ انہوں نے ججوں کے ریٹائر ہونے کی عمر ۶۷/۶۸ سال مقرر کرنے کی تجویز پیش کی۔ پروفیسر چکرورتی نے کہا۔ کہ ججوں کے ریٹائر ہونے کی عمر ۶۰ سال مقرر کی جانی چاہئے۔ مسٹر رونیت نے کہا یہ بات سیاستدانوں پر بھی عائد ہوتی ہے جس طرح سیاسی ریٹائر ہوئے سیاستدان کو اس ایوان میں بیٹھنے دیا جائے گا۔ اسی طرح جج کو بھی عدالت میں نہ بیٹھنے دیا جائے گا۔

بھارت مشرق وسطیٰ کے اقتصادی ادارہ میں شامل ہوگا

عمان ۲۳ر اکتوبر۔ حکومت ہند نے اردن کی حکومت کو مطلع کیا ہے۔ کہ وہ مشرق قریب و وسطیٰ کی اقتصادی تنظیم کی رکنیت قبول کرے گا۔ اس تنظیم کی تشکیل کی سفارش عیسیٰ ربان کے موقع پر عرب ریاستوں کی وزرائے اقتصادیات نے اپنی بیان میں منعقدہ کانفرنس میں کی تھی۔ اس سلسلہ میں کہا گیا ہے۔ کہ بھارت اس سلسلہ میں عرب لیگ سے پورا تعاون کرنے پر آمادہ ہے۔ اور جب اقوام متحدہ کی اقتصادی و سماجی کونسل میں اقتصادی تنظیم قائم کرنے کا سوال پیش کیا جائے گا تو وہ عرب ملکوں کی حمایت کرے گا۔

لاہور ۲۳ر اکتوبر۔ شیخ مسعود صادق وزیر پنجاب کے صنعت و محنت کے وزیر کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز واپس آگئے۔ آپ پاکستان لیگ کونسل کے اجلاس میں شرکت کے لئے گئے تھے۔